محبِ رسول ﷺ کون....؟!

ابو اسعد محمد صدیق مدرس جامعہ سلفیہ

امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت نقل کی ہے کہ قال رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالیٰ اذا احب عبدا نادی جبریل ان اللہ قد احب فلانا فاحبہ فیحبہ جبریل ثم ینادی جبریل فی السماء ان اللہ قد احب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء ویوضع لہ القبول فی اہل الارض (بخاری مع فتح الباری ۱۳/۴۶۱)

حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو جبرائیل کو آواز دیکر فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر تو جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد زمین والوں میں اسے مقبولیت عامہ بخشی جاتی ہے (تو زمین والے سب اس محبوب خدا سے محبت کرنے لگتے ہیں۔)

قرآن کریم کی یہ آیت اس بات کی مزید تائید کرتی ہے کہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا (سورہ مریم ۹۶)

یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں۔ عنقریب رحمٰن ان کیلئے دلوں میں محبت پیدا کردیگا۔ اس قرآنی آیت اور حدیث کے کامل مصداق سطح ارضی پر اگر کسی نے دیکھنا ہوں تو وہ خلیل الرحمٰن حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کی جلیل القدر شخصیت کو دیکھے اور پھر ان کی لوگوں کے دلوں میں قدر و قیمت کو دیکھے کہ خالق کائنات کے ساتھ جیسا کیسا بھی تعلق رکھنے والے مکہ کے مشرک ہوں یا آسمانی مذاہب کے پیروکار یہودی اور عیسائی یا امت محمدیہ کے مسلمان۔ ان کی طرف اپنی نسبت پر فخر کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو شاہد بنا کر اس کی عدالت میں دعویٰ دائر کرتے ہیں کہ ہمارا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تعلق صحیح ہے اور ہماری ان کے ساتھ محبت سچی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ محبت کے دعویٰ میں کون سچے ہیں اور کون جھوٹے۔ تو اس سلسلے میں قرآن ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ماکان یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین (آل عمران ۶۷)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ تو یہودی تھے نہ عیسائی بلکہ وہ تو یک طرفہ خالص مسلمان تھے وہ مشرک بھی نہ تھے۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو جبرائیل کو آواز دیکر فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر تو جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد زمین والوں میں اسے مقبولیت عامہ بخشی جاتی ہے (تو زمین والے سب اس محبوب خدا سے محبت کرنے لگتے ہیں۔)

عدالت الٰہی سے فیصلہ یہ سامنے آیا کہ یہودی، عیسائی اور مکہ کے مشرک ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اپنے محبت کے دعویٰ میں سچے نہیں بلکہ جھوٹے ہیں اور ساتھ ہی وجہ بھی بتادی کہ انہوں نے عقیدہ توحید میں ان کی اتباع نہیں کی بلکہ اس کے برعکس یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا سمجھا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ قرار دیا، اور مکہ کے مشرکوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا۔ جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک اور حصہ

دار نہیں سمجھا۔

اب یہ معلوم کرنا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ محبت کے دعویٰ میں کون سچے ہیں تو اس کی وضاحت قرآن یوں کرتا ہے کہ

ان اولیٰ الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی.والذین آمنوا واللہ ولی المومنین (آل عمران ۶۸)

ابراہیم علیہ السلام سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے اس کی پیروی کی اور اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے زیادہ حقدار ہیں اللہ صرف انہی کا حامی و مددگار ہے جو ایمان رکھتے ہوں۔

لیجیئے! قرآن حکیم نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دعویٰ محبت میں سچا کون ہے بلکہ ایک بہترین اصول بھی پیش کر دیا کہ سچا محب وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب کا متبع ہوتا ہے اور ساتھ ہی عطف الخاص علی العام کے طرز اسلوب پر وضاحت بھی فرمادی کہ امت محمد یہ اور ان کا محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سچی محبت اور صحیح تعلق رکھنے والے ہیں۔ اسی لئے معراج کی رات جب ہمارے پیغمبر کی ملاقات ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوئی تو انہوں نے فرمایا **(اقریٔ امتک منی السلام)** کہ مری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا (ترمذی)۔ مسلمان ہی تو ہیں جو ان کے عقیدہ توحید کو اپنائے ہوئے ہیں اور قربانی جیسی عظیم سنت اور مناسک حج کو ان کی اتباع میں زندہ و تابندہ رکھنے کا عزم بالجزم کئے ہوئے ہیں۔

اس تمہید کو مدنظر رکھ کر آپ بڑی آسانی سے اپنے گردو پیش کے مختلف ہستیوں اور بستیوں کی طرف منسوب مسالک کی حقیقت اور ان کے ماننے والوں کی نبی معظم ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کے دعوؤں کی صداقت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

یاد رکھیئے! ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس مسلمان کا دل محبت رسول سے خالی ہے وہ ایمان سے محروم ہے۔ اسی لئے رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (متفق علیہ)

کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل میں میری محبت ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔"

ہمارے مؤقف کی مزید تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جس کو امام بخاری نے عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم ایک دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں تھے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لے رکھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے **(یارسول اللہ لانت احب الی من کل شئی الا من نفسی)**

اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ کی ذات اقدس مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے مگر اپنی جان سے۔ آپ نے فرمایا **(لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک)** نہیں اتنا کافی نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایمان کا معاملہ پورا ہونے والا نہیں جب تک کہ میں تجھے خود تیرے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو انشراح صدر ہوگیا۔ فوراً پکار اٹھے **(فانہ الآن واللہ لانت احب الی من نفسی)** ہاں ہاں خدا کی قسم اب آپ مجھے اپنے نفس و جان سے بھی زیادہ محبوب ہوگئے۔ آنحضرت نے فرمایا **(الآن یا عمر)** اب اے عمر ایمان کا معاملہ مکمل ہوگیا۔ (بخاری مع فتح الباری ۱۱/۵۲۳)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اس کائنات میں بسنے والے انسانوں میں سے مسلمان کیلئے اگر کوئی شخصیت سب سے زیادہ محبوب ہوسکتی ہے تو وہ صرف اور صرف رب العالمین کے آخری پیغمبر خاتم النبیین والمرسلین رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ذات اقدس ہے جن کے متعلق ہر مسلمان کا جذبہ ایمان اس طرز کا ہو کہ۔

نماز اچھی ،روزہ اچھا ،حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

ہاں ہم نے تو یہ پتہ لگانا ہے کہ کون سچا محب رسول ہے کہ جس کی محبت اس کیلئے جنت میں داخلہ کا سبب بنے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ بنے۔ تو اس سلسلے میں مندرجہ بالا قرآنی اصول پیش نظر رہے اور مندرجہ ذیل فرمان نبوی پر بھی غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ سچا محب رسول وہ ہے جو متبع رسول ہے۔ اسی لئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **"لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ"** شرح السنہ، مشکوٰۃ باب الاعتصام)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس (تعلیم) کے تابع نہ ہو جس کو میں لایا ہوں"

مزید وضاحت مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا۔

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (ترمذی مشکوٰۃ باب

یاد رکھیئے! ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس مسلمان کا دل محبت رسول سے خالی ہے وہ ایمان سے محروم ہے۔ اسی لئے رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (متفق علیہ) کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل میں میری محبت ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔"

الاعتصام فصل ثانی)

جس شخص نے میری سنت کو محبوب جانا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس شخص نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اتباع کے بغیر محبت رسول کا دعویٰ بارگاہ الٰہی میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

اس سلسلہ میں ایک واقعہ پیش خدمت ہے جس کو حضرت صفوان بن عسال ﷺ نے بیان کیا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا چلو ہم اس نبی کے ہاں جاتے ہیں اس کے ساتھی نے اس سے کہا تم اسے نبی نہ کہو، اس نے اگر تم سے (یہ لفظ) سن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ (مقصود یہ ہے کہ اسے خوشی حاصل ہوگی) چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ انہوں نے آپ کا امتحان لیتے ہوئے آپ سے واضح دلائل دریافت کئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور نہ زنا کرو اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کے ساتھ (یعنی حد، قصاص کے طور پر قتل کر سکتے ہو) اور تم کسی غیر مجرم کو حاکم وقت کے پاس نہ لے جاؤ کہیں وہ اس کو موت کے گھاٹ اتار دے اور نہ جادو کرو۔ اور نہ سود کھاؤ اور نہ کسی پاک باز عورت پر تہمت لگاؤ اور لڑائی کے وقت راہ فرار نہ اختیار کرو اور اے یہودیو! تم خاص طور پر ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں (**فقبلا یدیه ورجلیه**) ان دونوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا شروع کر دیا اور کہنے لگے (**نشهد انک نبی**) ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں، آپ نے ان سے کہا (**فما یمنعکم ان تتبعونی؟**) تو تمہارے لئے کیا رکاوٹ ہے کہ تم میری اتباع (پیروی) اختیار کرلو۔ ان دونوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں ہمیشہ پیغمبر ہوتا رہے۔ اور ہمیں یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے۔ (ترمذی) نسائی مشکوٰۃ باب الکبائر وعلامات النفاق)

اس سے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ کی تعریف اور نعت کیا ہوسکتی ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور پھر دیکھیئے کہ وہ صرف اپنے انگوٹھے ہی نہیں بلکہ رسول اللہ کے ہاتھ اور پاؤں چوم رہے ہیں۔ اس کے باوجود ان کی یہ ساری محبت اور نعت بے کار جاتی ہے کیونکہ وہ آپ کی اتباع اختیار نہیں کرتے۔

بہتان تو وہ باندھتا جو منبر رسول پر کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ فلاں جماعت کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت اور عقیدت نہیں ہے۔ اور وہ آپ کو بڑی شان والا نہیں مانتے۔

یاد رکھیئے آج کوئی بھی مسلمان محبت اور عظمت مصطفیٰ کے لحاظ سے گستاخ نظر نہیں آئے گا۔

اس سے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ کی تعریف اور نعت کیا ہوسکتی ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور پھر دیکھیئے کہ وہ صرف اپنے انگوٹھے ہی نہیں بلکہ رسول اللہ کے ہاتھ اور پاؤں چوم رہے ہیں۔ اس کے باوجود ان کی یہ ساری محبت اور نعت بے کار جاتی ہے کیونکہ وہ آپ کی اتباع اختیار نہیں کرتے

وضاحت: پہلی بات تو یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کی جانب ایسی دعا کی نسبت کذب بیانی ہے دوسری بات یہ ہے کہ ان یہودیوں نے جو آپ کے ہاتھ اور پاؤں چومے اس سے عام جواز ثابت کرنا ایسے ہی ہے کہ جیسے یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ابولہب کے لونڈی آزاد کر دینے سے عید میلاد ثابت کرتے ہیں۔

جو مسلمان زبان سے تو رحمت کائنات ﷺ کی تعریف میں بہت زیادہ نعت کہتا ہے مگر عملی لحاظ سے آپ کی تعلیمات کو اختیار نہیں کرتا بلکہ آپ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے متعلق ایک عربی شاعر نے لکھا ہے کہ

تعصی الرسول وانت تظهر حبه
هذا والله فی الزمان بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعته
ان المحب لمن یحب مطیع

میں کہتا ہوں کہ کوئی کلمہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کو پڑھنے والا مسلمان ایسا نہیں جو رحمت عالم ﷺ سے محبت اور عقیدت نہ رکھتا ہو اور آپ کو عظیم الشان نہ سمجھتا ہو۔ دیوبندی، بریلوی، شیعہ وغیرہ سب کو آنحضرت ﷺ سے محبت اور عقیدت ہے اور آپ کو عظیم الشان مانتے ہیں، سب سے بڑا جھوٹ اور

ہاں اطاعت اور اتباع کے لحاظ سے جب آج انہی مسلمانوں کو دیکھا جائے تو معاملہ بڑا ہی پریشان کن ہے۔

کسی نے از روئے تقلید شخصی اپنا مطاع اور مقتدیٰ امام ابوحنیفہ کو بنا لیا اور کسی نے از روئے جہالت احمد رضا خاں کو انکی وصیت کے مطابق ان کی کتب سے ظاہر مذہب کے سپرد کر دیا اور ان کے ایجاد کردہ عقائد اور اعمال کو ہر فرض سے اہم فرض قرار دے لیا۔ اور کسی نے فتنہ سبائیت کے زیر سایہ امامت میں عصمت کا دعویٰ کرکے (**ماانا علیهم واصحابی**) والے صراط مستقیم کے مقابلہ میں کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیا۔ اور کسی نے (**وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا**) سے چشم پوشی کرکے احادیث نبویہ سے انکار کا انداز اپنا لیا ہے۔

باقی رہا صرف محبت اور عقیدت کا معاملہ، اس میں تو آپ کو مسلمانوں کے علاوہ بڑے بڑے دشمن اسلام بھی ہمارے پیغمبر اعظم ﷺ کی نعت اور عظمت بیان کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ جب تک آپ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا، آپ کی قوم کے سب لوگ آپ کو امین اور صادق سمجھتے تھے اور نبوت کے دور میں بھی ان کے اندر کوئی ایسا شخص نہ تھا جو شخصی

حیثیت سے آپ کو جھوٹا قرار دینے کی جرات کر سکتا ہو۔ آپ کا سب سے بڑا دشمن ابو جہل تھا اور حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اس نے خود نبی ﷺ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا (انا لانکذبک ولکن نکذب بما جئت به) ہم آپ کو تو جھوٹا نہیں کہتے مگر جو کچھ آپ پیش کر رہے ہیں۔ اسے جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ (ابن کثیر ۳/ ۲۴۳ طبع استبول)

جنگ بدر کے موقع پر اخنس بن شریق نے علیحدگی میں ابو جہل سے پوچھا کہ یہاں میرے اور تیرے سوا کوئی تیسرا موجود نہیں ہے سچ بتاؤ کہ محمد ﷺ کو تم سچا سمجھتے ہو کہ جھوٹا؟ اس نے جواب دیا (والله ان محمد لصادق وماکذب محمد قط) اللہ کی قسم محمد ایک سچا آدمی ہے عمر بھر کبھی جھوٹ نہیں بولا، مگر جب لواء (جھنڈا) اور سقایت (حرم میں حاجیوں کو پانی پلانے کی اہم خدمت) اور حجابت (بیت اللہ کی دربانی اور کنجی) اور نبوت سب کچھ بنی قصی ہی کے حصہ میں آجائے تو بتاؤ باقی سارے قریش کے پاس کیا رہ گیا (ابن کثیر ۳/ ۲۴۷)

مدینہ طیبہ کے منافقوں کو دیکھو کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے متعلق نعت گوئی میں کس قدر رطب اللسان نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

" اذا جاء ک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول الله والله يعلم انک لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون (سورة المنافقون)

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

اسی طرح جناب ابو طالب کو ہمارے پیغمبر ﷺ کے ساتھ کتنی محبت تھی کہ انہوں نے عربی اشعار میں آپ کی عظمت میں نعت گوئی کا حق ادا کر دیا مگر سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ اتباع اور اطاعت کے بغیر محبت وعقیدت اور نعت گوئی ان کیلئے فلاح اور نجات کا سبب بن سکی؟ ہرگز نہیں۔ افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو صبح وشام ہمارے رسول اللہ ﷺ کی محبت اور عظمت میں غلو آمیز نعتیں اور اشعار تو پڑھتے رہتے ہیں لیکن جب عمل کی باری آتی ہے تو نماز ہو یا زکوٰۃ، حج و یا روزہ وغیرہ اس میں محمدی طریقہ نہیں بلکہ حنفی طریقہ کی ہی پابندی اختیار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں خاتم النبین والمرسلین شفیع الموحدین، رحمۃ اللعالمین ﷺ کی سچی محبت اور اتباع کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

ممتاز عالم دین، نامور مفکر و دانشور، طبیب عصر اور اسلامی صحافت کے علمبردار

جناب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ

(بانی پندرہ روزہ "المنبر" و ماہنامہ راہنمائے صحت، جامعہ تعلیمات اسلامیہ، جامعہ طبیہ اسلامیہ، اشرف لیبارٹریز)

کی پرعزم زندگی، لازوال جدوجہد، لائق تحسین کارناموں اور ان گنت کامیابیوں پر مشتمل

عبدالرحیم اشرفؒ نمبر

تیاری کے آخری مراحل میں

ایک پورے عہد کی ترجمان ضخیم دستاویز

مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ کے وہ قریبی ساتھی، قومی تحریکوں کے وہ ہمسفر، طبی جدوجہد کے وہ رفیق اور ان سے شناسائی رکھنے والے وہ حضرات جنہوں نے اس تاریخی دستاویز کے لئے ابھی تک اپنی نگارشات ارسال نہیں کیں، ان سے التماس ہے کہ وہ فی الفور اپنے مشاہدات و تاثرات قلمبند کر کے ارسال فرمادیں تاکہ انہیں عنقریب منظر عام پر آنے والی اس وقیع خصوصی اشاعت میں شامل کیا جاسکے۔

ڈاکٹر زاہد اشرف (مدیر اعلیٰ) پندرہ روزہ "المنبر" پوسٹ بکس نمبر 64۔ فیصل آباد۔ فون: 041-747601-2 فیکس: 041-747604